زِندگی کا کلام

حوالہ: ہوسیع 1:6 آیت

''آؤ ہم خُداوند کی طرف رجوع کریں کیونکہ اُسی نے پھاڑا ہے اور وہی ہم کو شفا بخشے گا۔ اُسی نے مارا ہے اور وہی ہماری مرہم پٹّی کرے گا۔''

اپنے خُداوند کی آمد سے بہت سال پہلے یہاں ہم ایک وعدے کو دیکھتے ہیں یعنی اُن لوگوں کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا جو خُداوند کی پیروی کرتے ہیں۔''آؤ ہم خُداوند کی طرف رجوع کریں!''

ہوسیع نبی نے لوگوں کو اُبھارا کہ وہ اُس کے پاس آئیں کیونکہ پھر سے ایک نئی گواہی ہماری زِندگی میں آتی ہے اور ہم اُس سے ایک نئی عقیدت کو حاصل کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمیں اپنی محبت دِکھائے گا۔ اُس نے دِکھایا ہے کہ اُسی نے پھاڑا ہے اور یقیناً ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح اِنسانیت خُدا کی محبت سے پھاڑ دی گئی ہے اور وہ شیطان کے دھوکے میں آ گئی ہے لیکن پھر بھی نبی نے پیشنگوئی کی ہے کہ وہ ہمیں شفا بخشے گا۔ یقیناً وہ شفا صلیب پر ظاہر ہو گئی اور یقیناً یہ شفا پوری اِنسانیت کے لئے تھی۔

ہم سُن چکے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں اور ہم اکثر یہ سُنتے ہیں کہ اُس نے صلیب پر پوری دُنیا کے گُناہوں کو اپنے اُوپر لے لیا۔ اِس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ آج دُنیا میں اتنا ہی زیادہ گُناہ موجود ہے جتنا کہ ہمیشہ سے رہا ہے۔ ہم اپنی زِندگیوں میں اتنا ہی زیادہ گُناہ کرتے ہیں جتنا کہ وہ لوگ جنہیں اُس نے پھاڑ ڈالا۔ پھر اِس کا کیا مطلب ہوا کہ اُس نے پوری دُنیا کے گُناہوں کو ہم سے دُور کر دیا۔ لیکن یہ تو سزا اور بدلے کے متعلق کہا گیا ہے جو کہ ہمارے گُناہ کا اِرتکاب کرنے سے لازمی تھی۔ اَب وہ ہم سے دُور لے جائی گئی ہے اور اُس کی جگہ خُدا کی محبت مسیح کے وسیلے رکھ دی گئی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ سمجھنا چاہیے کہ جیسے جیسے ہم زِندگی گزارتے ہیں اگر ہم مُلک کے قانون کو توڑتے ہیں خواہ وہ معمولی قانون مثلاً ٹریفک کا قانون ہے ہمیں اُس کی سزا ملتی ہے۔ ہمیں اُس کا جرمانہ دینا پڑتا ہے۔ اگر ہم خُدا اور مُلک کے کسی بڑے قانون کو توڑتے ہیں تو ہمیں قید یا جیسے بعض ممالک میں ہوتا ہے، سزائے موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں عوضانہ دینا پڑتا ہے۔ اگر ہم اپنے پڑوسی کے خلاف جان بوجھ کر کچھ کرتے ہیں اور اُس کو نقصان پہنچاتے ہیں تو قانون یہ کہتا ہے کہ اُس کا عوضانہ دینا پڑے گا تا کہ اُس کی زِندگی کو واپس اُسی جگہ لائیں جہاں وہ پہلے تھی۔ جب ہم خُدا کی نظر میں اِس کو دیکھتے ہیں تو پھر لوگوں کو یعنی بنی اِسرائیل کو بلکہ پوری دُنیا کو ایسا ہی کرنا پڑتا اگر خُدا کی محبت جو مسیح یسُوع میں ہمیں حاصل ہے وہاں نہ ہوتی۔

جب اُنہوں نے گُناہ کیا تو اُنہیں خُدا کی طرف سے سزا یا بدلہ ملنا ہی تھا لیکن یہ ممکن نہ تھا کہ خُدا کو وہ سزا یا بدلہ قبول ہوتا۔ لیکن چونکہ ہمارے خُداوند نے دُنیا کے گُناہوں کو اپنے اُوپر لے لیا اُس نے یہ اعلان کیا کہ''تمام ہوا''۔ اَب ہم ایک

ایسے وقت میں زِندگی گزارتے ہیں جہاں خواہ ہم اِیمان رکھیں یا نہ رکھیں، خواہ ہم مسیح خُداوند کے فضل کو قبول کریں یا نہ کریں، جب بھی ہم کوئی گُناہ کرتے ہیں ہم اُس کرب اور تکلیف میں نہیں ہوتے کہ ہم سے بدلہ لیا جائے گا یا پھر ہم پر سزا کا حُکم سُنایا جائے گا۔ کیونکہ وہ تو ہمارے خُداوند یسُوع مسیح نے صلیب پر پورا کر دیا ہے۔ اَب ہم خُدا کی سلامتی میں زِندگی گزار سکتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کی سلامتی چاہتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ اَب خُدا کی طرف سے ہم پر کوئی سزا یا بدلہ نہیں ہے۔ مگر اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم لاپرواہ بن جائیں اور کہیں کہ ہم گُناہ کرتے رہیں گے تاکہ خُدا کا فضل زیادہ ہو۔ پولوس رسول کہتا ہے ہرگز نہیں بلکہ ہم اپنے دِل میں، اپنی رُوح میں اور اپنے باطن میں یہ خیال رکھیں کہ دُنیا کے گُناہ اُٹھا لئے گئے ہیں۔ اَب خُدا کی طرف سے سزا اور بدلے کا مزید کوئی موقعہ نہیں اِس لئے ہمیں خُدا کے ساتھ ملاپ کر کے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سلامتی کے ساتھ رہنا چاہیے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اُس نے ہمیں واقعی شفا بخش دی ہے۔ اُس نے ہمیں شفا بخشی ہے اور وہ ہمیں واپس نئی زِندگی میں لائے گا۔ وہ زِندگی اِس دُنیا کی زِندگی نہیں بلکہ ایسی زِندگی ہے جو اُس وقت ملے گی جب ہمارا خُداوند واپس آئے گا اور ہم پھر قبروں میں سے زِندہ کئے جائیں گے اور ہم سب تبدیل ہو جائیں گے۔

جیسے ہمارے خُداوند کی طرف سے یہ فضل مفت دیا جاتا ہے ہمیں اِسے دوسروں تک پہنچانا ہے ہمیں ایک دوسرے پر اُن چیزوں کے لئے جو کہ ہو گئی ہیں لعنت اور تردید نہیں کرنی چاہیے کیونکہ خُدا نے ہمیں شفا دینے کے قابل سمجھا اور ہمیں اِکٹھا جوڑا، ہمیں بھی اس مثال کی پیروی کرنا چاہیے۔

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئنیز لینڈ

Word of Life No.10 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: لوقا 51:24 آیت

’’جب وہ اُنہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ وہ اُن سے جُدا ہو گیا اور
آسمان پر اُٹھایا گیا۔‘‘

اِس زمین پر ہمارے خُداوند کی خدمت کا یہ آخری منظر تھا بظاہر اُس کے آسمان پر اُٹھائے جانے سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ اُن سے جُدا ہوتے وقت وہ اپاسٹلز کو برکت دے رہا تھا اور اُنہیں بھی جو اپاسٹلز کے کلام کی وجہ سے اُس پر اِیمان لائے۔

خُداوند کی اِس برکت میں باپ کا وہ وعدہ پورا ہوا جو رُوح القدس کو بھیجنے کے لئے اُس نے کیا تھا۔ تاکہ گرے ہوئے

اِنسان کو بچانے کے لئے اُس کا فضل ہمارے خُداوند کی محنت کو مکمل کرے اور وہ رُوح القدس کو بھیجے جو ہمارا مددگار ہے تاکہ وہ ہمیں اور تمام اِیمان داروں کو آرام دے اور ہمارے نجات دہندہ کے برگزیدہ بنائے۔ اِس طرح وہ نجات دہندہ آسمان پر چڑھ گیا اور اُس نے اپنے شاگردوں کے ذہنوں میں بہترین حوصلہ افزائی کا تاثر قائم کیا۔ ہمارے خُداوند کی یہ برکت اُس کے لوگوں کے ساتھ رہے گی جب تک وہ قدرت اور جلال کے ساتھ واپس نہیں آتا اور اُنہیں اپنے ساتھ نہیں لے جاتا۔ ہم اپنے اندر بڑے تعجب اور حیرانگی سے یہ غرض محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے نجات دہندہ نے اپنی محنت کو کتنے مناسب طریقے سے بند کیا۔ خُدا ہماری ہلاکت نہیں بلکہ نجات چاہتا تھا۔ اور ہمیں گُناہ اور اَبدی موت سے بچانا چاہتا تھا اِس لئے ہمارے خُداوند نے یہ منصوبہ تیار کیا تاکہ یہ مکمل ہو سکے۔ ہمارے خُداوند نے خود بھی اپنے آسمان پر اُٹھائے جانے کے مقصد کو بیان کیا ہم جو اپنے خُداوند کے اِس عظیم کام پر اِیمان رکھتے ہیں اِس سے ہمارے وجود کا پورا نظریہ ہی بدل گیا ہے کیونکہ اَب ہم زِندگی کے اعلیٰ معیار کی طرف اُٹھائے جائیں گے۔ اِس لئے آئیں اور اُٹھیں اور اپنی بُلاہٹ کی حقیقی عظمت کو جانیں اور اپنی شان دار اور لازوال زِندگی کو پہنچائیں۔ آیئے ہم یہ ثابت نہ ہونے دیں کہ ہم اپنی بُلاہٹ کے قابل نہ تھے۔ ہماری حقیقی زِندگی یہ ہے کہ ہم کس لئے زِندہ ہیں کیونکہ جہاں ہماری زِندگی کی رُوح کا بڑا مقصد قائم ہے۔ وہاں اور ویسے ہی ہم زِندگی گزارتے ہیں۔ حرکت میں آتے ہیں اور اپنے وجود کو قائم کرتے ہیں۔ ہماری خواہش کو سب سے پہلے آسمانی چیزوں کی طرف دیکھنا چاہیے لیکن ہمیں یہاں پر ہی رُک نہیں جانا چاہیے ہمیں دوسروں کی نجات کے لئے بھی خلوصِ دِل سے فکرمند ہونا چاہیے۔

خُداوند کی ہیکل کو تعمیر کیا جانا چاہیے تاکہ خُداوند اُس میں سکونت کرے اور چلے پھرے۔ جیسے بیان کیا گیا ہے خُداوند کی یہ ہیکل زِندہ پتھروں سے بنائی گئی ہے جنہیں ہم کو ڈھونڈنا چاہیے اُن کی آرائش کرنی چاہیے اور اُنہیں مناسب جگہ پر لگانا چاہیے تاکہ یہ خُدا کی نظر میں مقبول ہو۔ یہ ہمارے خُداوند کی خواہش اور منصوبہ تھا کہ اُس کی کلیسیا بڑھے اور پھیلے۔ اِس کو اپنے کناروں سے باہر نکلنا ہے اور اپنی شاخوں کو روئے زمین پر پھیلانا چاہیے رُوحوں کو تلاش کرنا اور اُنہیں بدی کی تمام آزمائشوں سے بچانا ہے اور اُنہیں رُوحانی خوراک پہنچانا ہے جو کہ انجیل کی سچائی کا بچانے والا پھل ہے۔ خُداوند خُدا اپنے خادموں کی محنت پر برکت دیتا ہے۔ وہی برکت ہے جو آسمان پر اُٹھائے جانے کے وقت دی گئی اِس لئے اُس کا آسمان پر اُٹھایا جانا اُس کے خادموں کے لئے دُنیا کے آخر تک اُن کے ساتھ ہے۔

(یہ الفاظ مئی 1944 میں مرحوم اپاسٹل ای ذینیکی نارتھ کیوئینز لینڈ نے لکھے تھے۔)

زِندگی کا کلام

حوالہ: ہوسیع 6:2 تا 3 آیت

''وہ دو روز کے بعد ہم کو حیاتِ تازہ بخشے گا اور تیسرے روز اُٹھا کھڑا کرے گا
اور ہم اُس کے حضور زِندگی بسر کریں گے۔
آؤ ہم دریافت کریں اور خُداوند کے عرفان میں ترقی کریں۔ اُس کا ظہور صبح
کی مانند یقینی ہے اور وہ ہمارے پاس برسات کی مانند یعنی آخری برسات کی مانند جو
زمین کو سیراب کرتی ہے آئے گا۔''

یہودی لوگ بخوبی سمجھتے تھے کہ پہلی بارش اور آخری بارش کیسی ہوتی ہے کیونکہ جب وہ مُلکِ موعود میں داخل ہوئے تو خُدا نے بھی اُن سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ صرف اُسی کی عبادت کریں گے اور جھوٹے خُداؤں کی طرف نہیں مُڑیں گے بلکہ ساری تعظیم اُس کو دیں گے تو وہ اُن کی دُعاؤں کا جواب دے گا اور اُن کو برکتیں عطا کرے گا۔ جب بھی وہ کوئی فصل کاشت کرنا چاہیں اُنہیں موسم کا اِنتظار کرنا نہیں پڑتا تھا کیونکہ وہ خُدا کی برکت کے نیچے تھے۔ جب وہ کاشت کرنے کے لئے تیار ہوتے تھے وہ ہیکل میں آتے تھے۔ وہ خُدا قادرِ مطلق کی تعظیم کرتے اور وہ اُس کو بارش کے لئے کہتے اور اِس طرح اُن کو اِتنی زیادہ نمی مل جاتی اور وہ اپنی جگہ فصل کو کاشت کرتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اُن کا محبت کرنے والا باپ اُن سے وعدہ کر چُکا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کوئی وقت ایسا بھی آتا تھا جب اُن سے یہ برکت لے لی جاتی تھی کیونکہ وہ خُدا پر شک کرتے تھے اور ہم کلامِ مقدس میں اِس کے متعلق پڑھ سکتے ہیں۔ اور جب وہ خُدا پر شک کرتے اور یہ شکایت کرتے کہ بارش تو آ رہی تھی اور وہ اِس کے لئے تیار نہ تھے وہ اِس ہفتے نہیں چاہتے تھے اور بدقسمتی سے آج بھی اُن لوگوں کے درمیان جو زمین پر کام کرتے ہیں ہم یہ سنتے ہیں۔ تب خُدا نے اپنی طاقت کو دِکھایا اور اُن پر اولوں کا طوفان بھیجا جس نے سب کچھ برباد کر دیا اور ہر چیز کو مایوس کُن حالت میں چھوڑ دیا۔ اور اُس دِن سے اُنہوں نے پہلی بارش کی برکتوں کو کھو دیا۔ یہ پہلی بارش کی برکت رُوح القدس ہے جو پینتیکوست کے دِن دُنیا میں آیا۔ اِس نے لوگوں کو بھر دیا اور اُن کے اندر سے رُوح القدس کے پھلوں کا چشمہ پھوٹ نکلا۔ رُوح القدس کے اِنعام اُن پر ظاہر ہوئے اور اِن اِنعاموں کے وسیلے سے کلیسیاء پاک کی گئی۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اِنعام جو خُدا کی طرف سے ہے وہ دوسروں کو اِکٹھا کرنا ہے۔ اُس نے رُوح القدس کے ساتھ اِس کا آغاز کیا اور پھر رُوح القدس کے اِنعام آئے اور جب اِن اِنعاموں کو اِستعمال کیا گیا تاکہ وہ دوسروں کو اِکٹھا کریں۔ اِن کو پھر رُوح کے پھل میں تبدیل کیا گیا اور پھر کلیسیاء پیداوار کرنے والی بن گئی جیسے کہ آج ہم پیداوار کرتے ہیں۔ ہمیں بھی پیداواری ہونا چاہیے کیونکہ

یہ اِنعام اِسی لئے دیا گیا ہے۔ پہلی بارش کے دوران کلیسیاء بہت پھل دار تھی اور اِیمان بھی بہت زیادہ تھا۔ اور ہم تاریخ میں پڑھ سکتے ہیں اور پھر اِسی طرح ہم تاریخ میں پڑھ سکتے ہیں کہ کس طرح لوگوں نے شکایتیں کرنا شروع کر دیں کہ کس طرح اِنسان نے ساری عزت اور جلال اپنے اُوپر لے لی۔ اور کس طرح اِنسان نے کلیسیاء کو اپنی عقل کے مطابق چلانا شروع کر دیا نہ کہ خُدا کی طاقت کے مطابق۔ ایک دفعہ پھر خُدا نے وہی کیا جو کہ اُس نے بنی اِسرائیل کے ساتھ کیا تھا اُس نے تمام فوائد کو واپس لے لیا۔ اُس نے کلیسیاء میں طوفان برپا کر دیا جو کہ اِدھر اُدھر پھیل گیا ہم تاریخ میں پڑھ سکتے ہیں کہ کس طرح کلیسیاء تقسیم ہو گئی اور اُن خوف ناک تاریک ایام میں چیزوں کو اِس طرح کیا گیا کہ دُنیا میں تاریکی پھیل گئی۔ اَب خُدا کا رُوح ویسے کام نہیں کر رہا تھا جیسا کہ خُدا نے اِرادہ کیا تھا۔

بنی اِسرائیل کے دِنوں میں بعد کی بارش اُس وقت ہوتی تھی جب فصلیں بڑھ جاتی تھیں اور بیج کا سر زمین سے نکل آتا تھا۔ پھر بارش کی ضرورت ہوتی تھی تا کہ بیج کا سرا نکل آئے اور پھل پیدا ہو۔ اپنے زمانے میں وہ اِن سب باتوں پر اِیمان رکھتے تھے۔

یہ پہلے پھل بیج کا وہ سرا تھے جو دوسروں پر اُگ آتے تھے وہ اِن پہلے پھلوں کو ہیکل میں لے کر جاتے تھے تا کہ اُنہیں خُدا کے سامنے پیش کریں۔ وہ اُس کی خلق کرنے کی طاقت کے لئے اُس کا شُکر ادا کرتے تھے پھر وہ بعد کی بارش بھیجتا تھا اور بعد کی بارش پورے ملک میں ہوتی تھی اُن کے پھل اور بیج کی برکت کو وہ اگلے سال کے لئے رکھ لیتے تھے۔ اور وہ قادرِ مطلق خُدا کا شُکر ادا کرتے تھے۔ ایک دفعہ پھر ہم کلامِ مقدس میں پڑھتے ہیں جہاں وہ اُس پھل کو چُن کر رکھ لیتے جسے وہ واپس خُدا کے پاس لائیں گے۔ وہ کہنا شروع کرتے تھے کہ وہ فصلیں اُگا رہے تھے مگر وہ بھول جاتے تھے کہ یہ خُدا کا کام ہے کہ وہ اُنہیں بعد کی بارش دے جو کہ ضروری تھی اور اِس کا وسیلہ یہ تھا کہ وہ پہلی بارش کے لئے شُکر گزاری کے پھل اُس کے پاس لائیں۔ مسیحی کلیسیاء میں بھی خُدا بعد کی بارش بھیجے گا اور ہم جانتے ہیں کہ دُنیا میں ہر جگہ نومرید لوگوں نے محسوس کرنا شروع کیا کہ کلیسیاء میں کسی چیز کی کمی پائی جاتی ہے۔ یہ بعد کی بارش ہے جو رُوح القدس کے نازل ہونے سے نئی پیدائش کے طور پر ظاہر ہوئی لیکن بقول یوایل نبی یہ مختلف طریقے سے آئی۔ یہ پہلی بارش اور آخری بارش بیک وقت کلیسیاء میں ظاہر ہوئی۔ اِس کو نہ صرف بڑھنے کے لئے قبول کیا گیا بلکہ ایسی رُوح میں بھی لایا گیا تا کہ وہ بلاغت کو حاصل کرے اور اِسی کے لئے ہم آج تک زِندہ ہیں۔ کلیسیاء کی بلاغت کو ظاہر کرنے کے لئے وہ تیسرے دِن جی اُٹھا۔ اَب کلیسیاء کو بھی تیسرے دِن قبر سے جی اُٹھنا ہو گا پھر ہی کلیسیاء دُوبارہ زِندہ ہو گی۔

یہ ازسرِنو زِندہ ہونے کا نام ہے جیسا کہ پطرس رسول نے اِس کا حوالہ دیا جب سب چیزیں کی جائیں گی اور ہم ہمیشہ خُداوند کے ساتھ رہیں گے۔ اور یہی ہمارا اِیمان ہے جس پر ہمارا یقین ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اِس کے کچھ لوازمات ہیں اور وہ یہ ہیں کہ رُوح القدس ہمارے درمیان کام کرنا شروع کر دے۔ رُوح القدس کے بغیر ہم خُدا کے طریقے کی رہنمائی حاصل نہیں کر

سکتے۔ ہم اِنسان کی راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اِسی لئے ہم رُوح القدس کے مسیح پر اِیمان رکھتے ہیں تا کہ یہ اُس شخص کو بطورِ اِنعام دیا جائے۔ پھر وہ شخص رُوح کے پھل لا سکتا ہے اور پھر پھل کلیسیاء میں شامل ہوتے ہیں جو بہت سارے ہیں اور جن کا ذکر کلامِ مقدس میں کیا گیا ہے۔ پھر دُنیا دیکھ سکتی ہے کہ ہم لوگوں کے بدن کی راہنمائی رُوح کرتا ہے جو دُنیا کے طریقوں پر نہیں چلتا بلکہ خُدا کے رُوح سے چلتا ہے جس کے پاس طاقت ہے کہ وہ ہمیں اُس عظیم روزِ بحالی کی طرف لے کر جائے۔

صرف یہی وہ طاقت ہے جو ہمیں وہاں لے جا سکتی ہے۔ ہم اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتے اِسی لئے ہمیں اِس کو دُنیا کے گرد اپنی کلیسیاؤں میں سرگرم رکھنا ہے۔ خُدا کے رُوح میں ہم یسُوع مسیح کے بدن اور خون میں شراکت کے وسیلے سے داخل ہوتے ہیں کیونکہ خُدا کا رُوح خُدا ہی کا ایک حصہ ہے۔ مسیح بھی اُسی خُدا کا حصہ ہے۔ خُدا ہمارا باپ ہے اِسی لئے ہمارے خُداوند نے فرمایا کہ ہمیں لائق طور پر اُس میں حصہ لینا چاہیے۔ پھر وہ ہمارے اندر ہوگا اور ہم اِس کے اندر ہوں گے۔ یہ ایک رُوحانی تعلق ہے اور ہمیں اِس رُوحانی تعلق کو قائم رکھنا ہے کیونکہ ہمارے خُداوند نے فرمایا کہ وہ اور اُس کا باپ ایک ہیں اور دونوں ایک ہونے پر متفق ہیں۔ ہمیں اِس تعلق کو اپنے آسمانی باپ سے ملا کر رکھنا چاہیے۔ وہی اِس ملاپ کو دُنیا کے گرد کلیسیاؤں میں اِکٹھا رکھ سکتا ہے۔

ہم کو بھی ہر وقت خُدا کے سامنے بطور پہلے پھل کے لئے تیار ہونا چاہیے اور اِس بات کا یقین کرنا لینا چاہیے کہ یہ کلیسیاء سے لے نہ لیا جائے۔ پولوس رسول 1- کرنتھیوں 20:15 آیت

> ’’لیکن فی الواقع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور جو سو گئے ہیں اُن میں پہلا پھل ہوا۔‘‘

یوحنا 24:5 آیت:

> ’’مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زِندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حُکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زِندگی میں داخل ہو گیا ہے۔‘‘

ہمیں ہر وقت دُنیا کے سامنے یسُوع مسیح پر اپنے اِیمان کا اِظہار کرتے رہنا چاہیے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1-یوحنا 15:2 تا 17 آیت

''نہ دُنیا سے محبت رکھو نہ اُن چیزوں سے جو دُنیا میں ہیں۔ جو کوئی دُنیا سے محبت رکھتا ہے اُس میں باپ کی محبت نہیں۔ کیونکہ جو کچھ دُنیا میں ہے یعنی جسم کی خواہش اور آنکھوں کی خواہش اور زِندگی کی شیخی وہ باپ کی طرف سے نہیں بلکہ دُنیا کی طرف سے ہے۔ دُنیا اور اُس کی خواہش دونوں مٹتی جاتی ہیں لیکن جو خُدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ اَبد تک قائم رہے گا۔''

اِن اِلفاظ کے ساتھ یوحنا رسول ہمیں ایک اہم فیصلہ کرنے کا کہتا ہے۔ ہمارا مفاد کہاں ہے؟ اور مزید یہ کہ ہم کس سے محبت رکھتے ہیں؟ خُدا یا دُنیا؟

آج کل خُدا کی راہ پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے اور دُنیا کو ردّ کرنے کے لئے ہمیں بہت حوصلے کی ضرورت ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ زیادہ عقل مند نہ بنو اور پرانے خیالات کو چھوڑو! دوسرے کہتے ہیں ''تنگ نظر مسیحیت کا دَور گزر چکا ہے۔'' کیا یہ ٹھیک ہے؟ کیا اِن اِلفاظ کا تعلق موجودہ دَور سے نہیں؟ کیا وہ ہمارے جسموں اور دُنیا کے خلاف مخالفت بڑھاتے ہیں!

آیئے سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ لفظ ''دُنیا'' کا کیا مطلب ہے؟ اِس لفظ کے مطلب تو بہت سے ہیں۔ عام طور پر اِسے غیر جانبداری کے معنوں میں اِستعمال کیا جاتا ہے مثلاً ایسی اصطلاحات جیسے دُنیا کا اَمن یا دُنیا کی تجارت وغیرہ وغیرہ۔

پھر جب تخلیق کے حوالے سے اِس کو اِستعمال کیا جاتا ہے تو اِس کا مطلب ہے مخلوقات۔ بنی نوع اِنسان، حیوانات و نباتات کی دُنیا یا ہمارا پورے کا پورا سیارہ یعنی زمین۔ اِس دُنیا میں بہت کچھ موجود ہے جس کو خُدا نے یا انسان نے پیدا کیا ہے۔ یہ قدرتی طور پر اور بغیر کسی پابندی کے ہمارے دِلوں کو خوش کرتا ہے۔

آج کے حوالے میں لفظ ''دُنیا'' کا مطلب وہ سب کچھ ہے جو خُدا کے خلاف ہو اِس سے مراد وہ انسان ہے جس نے خُدا سے بغاوت کی۔ اِس کا مطلب ہے اُن کی خُدا کے بغیر گُناہ کی زِندگی۔ یہاں ہمیں اِس خطرے سے آگاہ کیا گیا ہے جو ہماری زِندگی کے لئے بھی خطرہ ہے۔ یہ ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم اپنے ہم جنس انسانوں سے محبت رکھیں۔ خُدا کرے کہ آج کے حوالے کے مطابق ہم صاف اور صحیح فیصلہ کریں۔ بہت سارے حالات میں شاید اتنا آسان نہ ہو کیونکہ آج کا انسان کافی حد تک ایسی چیزوں کو جو کہ خُدا کو ناپسند ہیں غلط یا خطرناک نہیں سمجھتا لیکن یہ رویہ کام نہیں آ سکتا۔ یہ ناممکن ہے کہ خُدا سے بھی اور اِس دُنیا سے بھی محبت رکھی جائے۔ یسُوع نے شیطان کو ''اِس دُنیا کا سردار'' کہا۔ (یوحنا 30:14 آیت)

ہم ایک ہی وقت پر خُدا اورشیطان سے محبت نہیں کر سکتے۔ نور کا تاریکی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور راست بازی کا بے

راست بازی یا سچ کا جھوٹ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمیں اِس بات کی فکر نہیں ہونی چاہیے کہ معاشرہ کس کو اِخلاقی سمجھتا ہے بلکہ غیر خُدائی تباہ کن طاقت سے بھاگنا چاہیے۔ سب سے بڑا اِنعام جو خُدا نے ہمیں دیا ہے وہ محبت ہے۔ محبت زِندگی ہے۔ خُدا کی محبت کے وسیلے سے ہم موت سے بچ گئے ہیں۔ مَیں سب سے زیادہ کس سے محبت رکھتا ہوں؟ میں اِس کو کس طرح اِستعمال میں لاتا ہوں؟ یا میری زِندگی کا اِنحصار کس پر ہے؟ اِس کا جواب ہمیں بتا دے گا کہ ہمارا مفاد کس جگہ پر ہے؟ افسوس ہوتا ہے جب اِس اِنعام کو غیراہم چیزوں پر ضائع کر دیا جاتا ہے؟ اگر انسان عارضی طور پر خُدا سے محبت رکھتا ہے تو پھر انسان کی زِندگی مختلف ہوگی۔

یوحنا بالکل صحیح کہتا ہے: ”اگر کوئی آدمی دُنیا سے محبت رکھتا ہے تو اُس میں باپ کی محبت نہیں۔“

وہ اِس کو اِخلاقی معیار سے ہٹ کر بیان کرتا ہے۔ وہ حقیقت کو بیان کرتا ہے اِس لئے خُدا سے محبت رکھیں کیونکہ اُس نے ہم سے پہلے محبت کی۔ اپاسٹل تین طریقے بیان کرتا ہے جس سے دُنیا کی محبت ہم میں سرایت کرتی ہے:

1- جسم کی خواہش

2- آنکھ کی خواہش

3- زِندگی کی شیخی

انفرادی طور پر ہمیں کوئی راہنمائی نہیں دی گئی کہ ہم دُنیا کی محبت کے شکار ہو چکے ہیں۔ ہمیں خود فیصلہ کرنا ہے کہ ہم خُدا کے ساتھ اپنے تعلقات کو معلوم کریں۔ قوانین کی پیروی کرنا آسان ہو گا لیکن ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کرنا ہو گا کہ اپنا راستہ خود تلاش کریں جو خلوص دِلی سے اپنے آپ کو دیکھے گا وہ صاف دِل ہو گا اور اَبدی زِندگی کے لئے اُس کو راستہ بھی مل جائے گا۔

اپاسٹل روڈی گیس میئر(ریٹائرڈ)
جرمنی

Word of Life — No.13 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: پیدائش 14:6 تا 22 آیت، 1:7 آیت

”تُو گوپھر کی لکڑی کی ایک کشتی اپنے لئے بنا۔ اُس کشتی میں کوٹھریاں تیار کرنا اور اُس کے اندر اور باہر رال لگانا۔ اور ایسا کرنا کہ کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ۔ اُس کی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اُس کی اونچائی

تیس ہاتھ ہو۔ اور اُس کشتی میں ایک روشن دان بنانا اور اُوپر سے ہاتھ بھر چھوڑ کر اُسے ختم کر دینا اور اُس کشتی کا دروازہ پہلو میں رکھنا اور اُس میں تین درجے بنانا۔ نچلا دوسرا اور تیسرا۔ اور دیکھ میں خود زمین پر پانی کا طوفان لانے والا ہوں تاکہ ہر بشر کو جس میں زِندگی کا دَم ہے دُنیا سے ہلاک کر ڈالوں اور سب جو زمین پر ہیں مر جائیں گے۔ پر تیرے ساتھ مَیں اپنا عہد قائم کروں گا اور تُو کشتی میں جانا۔ تُو اور تیرے ساتھ تیرے بیٹے اور تیری بیوی اور تیرے بیٹوں کی بیویاں۔ اور جانوروں کی ہر قسم میں سے دو دو اپنے ساتھ لے لینا کہ وہ تیرے ساتھ جیتے بچیں۔ وہ نر و مادہ ہوں۔ اور پرندوں کی ہر قسم میں سے اور چرندوں کی ہر قسم میں سے اور زمین پر رینگنے والوں کی ہر قسم میں سے دو دو تیرے پاس آئیں تاکہ وہ جیتے بچیں۔ اور تُو ہر طرح کی کھانے کی چیز لے کر اپنے پاس جمع کر لینا کیونکہ یہی تیرے اور اُن کے کھانے کو ہو گا۔ اور نوح نے یوں ہی کیا جیسا خُدا نے اُسے حُکم دیا تھا اور ویسا ہی عمل کیا۔

1:7 آیت:

''اور خُداوند نے نوح سے کہا کہ تُو اپنے پورے خاندان کے ساتھ کشی میں آ
کیونکہ مَیں نے تجھی کو اپنے سامنے اِس زمانہ میں راست باز دیکھا ہے۔''

ہم اِن اِلفاظ کو پڑھتے ہیں اور اُس مختصر سے عرصے کا تصور کرتے ہیں جب نوح کو ایک کشتی بنانا پڑی۔ کشتی کا ناپ بہت بڑا ہے۔ یہ بہت بڑا جہاز لگتا ہے جیسے ہم آج کل کے لحاظ سے کہہ سکتے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ نوح 600 سال کا تھا جب وہ کشتی میں داخل ہوا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ 100 سال تک نوح کو مسیح کے فضل کی برکت حاصل ہوئی کیونکہ وہ خُدا کے کلام کا تابعدار ہوا۔ ہم اُس مذاق کو تصور کر سکتے ہیں جس کا سامنا اُسے اور اُس کے خاندان کو کرنا پڑا۔ جب وہ اپنا کام کر رہے تھے۔ لوگوں نے مذاق سمجھا جب نوح نے اُن کو بتایا کہ خُدا ایک طوفان کے ذریعے دُنیا کو تباہ کر دے گا۔ اُس وقت دُنیا میں کوئی بارش نہ ہوئی تھی۔ سارا پانی زمین کے نیچے سے کُہر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ وہ لوگ نوح اور اُس کے خاندان پر کس طرح ہنستے اور مذاق اُڑاتے ہوں گے۔ مگر وہ خُدا پر ایمان اور اُس کے فضل کو لوگوں کو سکھاتے اور تعلیم دیتے تھے کہ وہ خُداوند کی طرف واپس آئیں تاکہ اُس کی نجات کو حاصل کریں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ کشتی کلیسیاء کی علامت ہے۔ اِس کے تین درجے باپ، بیٹا اور رُوح القدس ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اُن کے پاس کافی خوراک موجود ہے تاکہ اِس دُنیا میں مُشکلات کے وقت اُن کی مدد کرے۔ ہمارا دروازہ بھی ایک ہے جس کے ذریعے سے ہم اندر جا سکتے ہیں اور یہ واحد دروازہ ہمارا خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح ہے۔ صرف وہ ہی دروازہ ہے۔ وہ راہ حق اور زِندگی ہے۔ اس میں کھڑکی بھی ایک ہی ہے یعنی رُوح القدس جس کی طاقت ہے۔ ہمیں رہنمائی ملتی ہے کہ جو کشتی میں ہیں اُن کی حفاظت ہو سکے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح خُدا کا فضل اِس عظیم واقعہ سے ظاہر ہوا۔ یہ آنے والے

وقتوں یعنی مسیحیت کے زمانہ کے لئے اِشارہ تھا۔ بہت دفعہ ایسے مواقع آئیں گے جب ہمیں فضل پر اِیمان لانے سے اور مسیح کی واپسی کے متعلق لوگ طنز کا نشانہ بنائیں گے۔ بہت سارے ٹھٹھوں میں اور حقارت سے طعنہ دیں گے کہ دُنیا میں ایسا کبھی ہوا ہی نہیں۔ اَب ہمیں مسیح کی نجات بخش بُلاہٹ میں آنا پڑے گا۔ ہم اِس سے باہر نہیں نکل سکتے۔ ہمیں مضبوطی سے کھڑے ہونا ہے جیسا کہ نوح اور اُس کا خاندان کشتی میں آنے کے لئے بلائے گئے تھے۔ ہم اِس کو خود تلاش نہیں کر سکتے۔ ہم اِس کو خرید نہیں سکتے۔ ہمیں بلایا گیا ہے اور جب بلایا گیا ہے تو اِس کا جواب بھی ہم خود ہی دیں گے کہ خُدا نے ہم سے کیسی محبت کی کہ ہم خُدا کے بیٹے بیٹیاں کہہ کر بلائے جاتے ہیں؟

اپاسٹل پطرس نے اپنے زمانے میں یوں لکھا، 2-پطرس 1:2 تا 5 آیت:

''اور جس طرح اُس اُمت میں جھوٹے نبی بھی تھے اِسی طرح تم میں بھی جھوٹے اُستاد ہوں گے جو پوشیدہ طور پر ہلاک کرنے والی بدعتیں نکالیں گے اور اُس مالک کا اِنکار کریں گے جس نے اُنہیں مول لیا تھا اور اپنے آپ کو جلد ہلاکت میں ڈالیں گے۔ اور بہتیرے اُن کی شہوت پرستی کی پیروی کریں گے جن کے سبب سے راہِ حق کی بدنامی ہو گی۔ اور وہ لالچ سے باتیں بنا کر تم کو اپنے نفع کا سبب ٹھہرائیں گے اور جو قدیم سے اُن کی سزا کا حُکم ہو چکا ہے اُس کے آنے میں کچھ دیر نہیں اور اُن کی ہلاکت سوتی نہیں۔ کیونکہ جب خُدا نے گُناہ کرنے والے فرشتوں کو نہیں چھوڑا بلکہ جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تا کہ عدالت کے دِن تک حراست میں رہیں۔ اور نہ پہلی دُنیا کو چھوڑا بلکہ بے دین دُنیا پر طوفان بھیج کر راست بازی کے منادی کرنے والے نوح کو بمع اور سات آدمیوں کے بچا لیا۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اپاسٹل پطرس نوح اور اُس کے واقعات کا حوالہ دیتا ہے لیکن وہ ہمیں بتایا ہے کہ خُدا آج بھی دین داروں کو بچانے کی پوزیشن میں ہے اور جس طریقے سے ہم دین دار بن سکتے ہیں وہ ایک ہی طریقہ ہے یعنی فضل جو دُنیا میں مسیح کے پیدا ہونے سے آیا۔ کیونکہ اُس کی پیدائش مختلف تھی۔ اُس میں موروثی گُناہ نہیں تھا۔ فضل دُنیا میں آ چکا تھا جیسے فرشتوں نے اُس کی پیدائش پر کہا کہ یہ خُدا کا بیٹا ہے ایک دفعہ پھر خُدا کا بیٹا زمین پر آ گیا اور اُس نے وہ وسیلہ اور ذریعہ مُہیا کر دیا تا کہ ہم برکت پائیں۔

جیسے حوا آدم سے بنائی گئی اِسی طرح کلیسیاء مسیح سے بنی ہے۔ اِس لئے دوسرے عنصر کی ضرورت تھی۔ یہ عنصر راست بازی کا عنصر تھا جو کہ دُنیا میں مستقل طور پر موجود نہیں تھا بلکہ اَب ہم راست بازی کے ذریعے ہی بچ سکتے ہیں۔ اور ہم خُدا کے فضل سے گُناہوں کی معافی حاصل کرنے اور اُس کے بیٹے اور بیٹیاں بن جاتے ہیں۔ یہ راست بازی ہمیں مسیح کے بدن اور خون سے حاصل ہوتی ہے۔

صرف مسیح ہی اس راست بازی کو مکمل طور پر دُنیا میں لایا۔

دانی ایل 24:9 آیت:

''تیرے لوگوں اور تیرے مقدس شہر کے لئے ستر ہفتے مقرر کئے گئے کہ خطاکاری اور گُناہ کا خاتمہ ہو جائے۔ بدکرداری کا کفارہ دیا جائے۔ اَبدی راست بازی قائم ہو۔ رویا و نبوت پر مُہر ہو اور پاک ترین مقام ممسوح کیا جائے۔''

نبوت کی رُو سے ہمارے سامنے وہ وقت آتا ہے جب ہمارا خُداوند یوحنا بپتسمہ دینے والے کے سامنے کھڑا تھا۔ اُس نے اُس سے کہا ''اَب تُو ہونے دے کیونکہ ہمیں راست بازی کی شریعت کو پورا کرنا ضرور ہے۔''

خُداوند کا فضل اور اُس کی راست بازی ہمیشہ اُن اِیمان داروں کے ساتھ ہے جو اُس پر اِیمان رکھتے ہیں جو جھوٹے نبیوں کی پیشنگوئیوں اور فلسفوں سے جو دُنیا میں آ چکے ہیں اُن سے نہیں رُکتے اِن دونوں برکتوں کو حاصل کرنے کا ایک ہی وسیلہ ہے یعنی ہمارا خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life — No.14 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: اعمال 25:16 تا 31 آیت

''آدھی رات کے قریب پولوس اور سیلاس دُعا کر رہے اور خُدا کی حمد کے گیت گا رہے تھے اور قیدی سُن رہے تھے کہ یکایک بڑا بھونچال آیا۔ یہاں تک کہ قیدخانہ کی نیو ہل گئی اور اِسی دم سب دروازے کھل گئے اور سب کی بیڑیاں کھل پڑیں۔ اور داروغہ جاگ اُٹھا اور قیدخانے کے دروازے کھلے دیکھ کر سمجھا کہ قیدی بھاگ گئے۔ پس تلوار کھینچ کر اپنے آپ کو مار ڈالنا چاہا۔ لیکن پولوس نے بڑی آواز سے پکار کر کہا کہ اپنے تئیں نقصان نہ پہنچا کیونکہ ہم سب موجود ہیں۔ وہ چراغ منگوا کر اندر جا کودا اور کانپتا ہوا پولوس اور سیلاس کے آگے گرا۔ اور اُنہیں باہر لا کر کہا اَے صاحبو! میں کیا کروں کہ نجات پاؤں؟ اُنہوں نے کہا خُداوند یسُوع پر اِیمان لا تو تُو اور تیرا گھرانہ نجات پائے گا۔''

جب پولوس اور سیلاس فلپی میں قید تھے تو اُنہوں نے خُدا کی طاقت کا تجربہ عظیم گواہی کے ساتھ کیا۔ آدھی رات کے وقت اُن کا رہا کیا جانا بروقت اہم نتیجے اور تعلیم کی طرف ایک اہم اقدام تھا۔ قیدخانہ کا داروغہ بہت بڑے خوف میں تھا کیونکہ

وہ لوگ جنہیں اُس نے قیدخانہ کے سب سے اندرونی حصہ میں پھینکا ہوا تھا اور جن کے پاؤں میں بیڑیاں بھی پڑی ہوئی تھیں، اَب اُس کے سامنے اپنی بیڑیوں سے آزاد ہو کر کھڑے تھے۔ ڈر اور خوف سے وہ اپنی زِندگی کو ختم کر دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُس کا انجام کیا ہوگا لیکن خُدا نے اپنے خادموں کو اِس لئے آزاد نہیں کیا تھا کہ کوئی دوسرا مر جائے۔ داروغہ کو ایک معجزے کا تجربہ ہوا۔ وہ جن کو اُس نے اپنی طاقت سے قید کیا ہوا تھا وہ اُس کی تسلی کا باعث بنے۔ اُنہوں نے اُس کو رُوحانی آزادی کی پیش کش کی۔ جب اُنہوں نے یہ الفاظ بولے ''خُداوند یسُوع مسیح پر اِیمان لا تو تُو اور تیرا گھرانہ نجات پائے گا۔''

آج ہم کہاں کھڑے ہیں؟

خُداوند ہمیشہ اپنے لوگوں کو رُوحانی آزادی کے لئے ہتھیار کے طور پر اِستعمال کرے گے۔ ہاں! بالکل اُس وقت جب ہم ''رات کی گہرائی'' میں ہوں گے۔ بُرے دِنوں میں، مایوسی میں اور ضرورت میں، بیماری اور تکلیف میں لیکن پھر بھی دُعا اور حمد کے گیت گا کر خُدا کی ستائش کرتے ہیں۔ واقعی ہی ہم ایک شان دار آزادی کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

بیڑیاں کھل گئیں۔ اِسی طرح ہماری فکریں، ہمارے غم، ہمارے خوف اور ہماری دیواریں اور حصار جو ہم نے اپنے اردگرد بنا رکھے ہیں اِن میں سے کون سی خاص چیز میں ہم گواہی دے سکتے ہیں کہ ہمارے یسُوع نے ہمیں نجات دِلائی ہے؟

یقیناً یہ ہمارے قیدخانے کے داروغے ہیں۔ اُس وقت داروغہ نے کس طرح قیدخانے میں پولوس اور سیلاس کی منادی کے وسیلے سے اپنی خوش خبری کو حاصل کیا جہاں وہ سلاخوں کے پیچھے ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔

ایک چھوٹے سے واقعہ کی مثال پیش ہے۔

ایک امریکی رسالہ یہ اِمتیاز کرنا چاہتا تھا کہ کس کی زِندگی نہایت عقل مندانہ، اعتدال پسند اور جدید ترین ہے۔ چنانچہ ایک مقابلے کا اہتمام کیا گیا۔ ایک اُمیدوار نے لکھا: ''مَیں سگریٹ نہ شراب پیتا ہوں اور نہ ہی جوا کھیلتا ہوں۔ مَیں اپنی بیوی سے وفادار ہوں جلد سو جاتا ہوں اور صبح جلدی اُٹھ جاتا ہوں۔ مَیں پچھلے چار سال سے یہ زِندگی گزار رہا ہوں۔''

بعد میں اُس نے تحریر کیا: ''برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میرا اِنعام اگلے موسمِ بہار تک میرا اِنتظار کر سکتا ہے کیونکہ اُس وقت میں قید سے آزاد ہوں گا۔''

اِسے پڑھ کر آپ مسکرا سکتے ہیں لیکن اِس کے اندر ایک بڑا گہرا مطلب ہے یعنی کوئی شخص اپنے آپ کو بے الزام قرار دے سکتا ہے لیکن پھر بھی وہ ایسے نعروں کا قیدی ہو سکتا ہے۔ ''ٹھیک کرو اور کسی سے نہ ڈرو'' یا ''اگر سب میری طرح کے ہوں تو کوئی جنگیں نہ ہوں۔''

پولوس اور سیلاس کے لئے ایسا نہیں تھا۔ وہ بھی ہماری طرح گنہگار لوگ تھے۔ لیکن پھر بھی اُنہوں نے تجربے سے آزادی کے ساتھ اپنے نجات دہندہ یسُوع مسیح پر مضبوط اِیمان کے ساتھ گواہی دی۔ داروغے نے اِس کو محسوس کیا اور پھر جاننا چاہا کہ وہ کیا کرے کہ نجات پائے؟ یہ سب سے اہم سوال تھا۔ وہ اور اُس کا خاندان اِیمان لائے اور اُنہوں نے بپتسمہ لیا۔

خُدا کے فرزند ہونے کی حیثیت سے ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اِس بات کی گواہی دیں اور دوسروں کو اپنے نجات دہندہ یسُوع مسیح کے متعلق بتائیں جو اپنے دِل میں اِیمان دار ہے وہ پوری کوشش سے اپنے کاموں، کلام اور الفاظ سے اپنے نجات دہندہ کی گواہی دیتا ہے اور خواہش کرتا ہے کہ دوسروں کو بھی اِس آزادی کے دروازے کی چابی دیں۔

''خُداوند یسُوع مسیح پر اِیمان لا تو تُو اور تیرا گھرانہ نجات پائے گا۔''

اپاسٹل اینڈرے گرین (ریٹائرڈ)

فرانس

Word of Life — No.15 - 2016

زِندگی کا کلام

کرسمس کے متعلق چند خیالات

حوالہ: متی 15:7 تا 19 آیت

''جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں؁ اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے انگُور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟؁ اِسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے؁ اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا اور نہ بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے؁ جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے؁ پس اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچان لو گے؁''

اگرچہ خُداوند جھوٹے نبیوں کے متعلق آگاہ کر رہا تھا جو کہ دُنیا میں آنے والے تھے لیکن یہ آگاہی ہمارے لئے بھی ہے۔ اگر ہم یہ اِیمان رکھتے ہیں کہ خُدا ہمیں پھل دار بنانا چاہتا ہے اور ہم بُرا پھل لاتے ہیں تو دُنیا ہمیں بھی جھوٹے نبی سمجھے گی۔ اور بہت سے جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ ہم ایسے شخص کے اِیمان کو بھی تباہ کر سکتے ہیں جو یسُوع کی پیروی کرنے کے متعلق سوچ رہا ہے۔ اگر وہ ہمارے کاموں کو دیکھیں تو پھر اُن کے اِیمان کو اور مسیح یسُوع کو حقیقت میں قبول کر لینے کے دعوے کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کتنا سنگین ہو سکتا ہے اور آج کی جدید ٹیکنالوجی کے دَور میں جہاں ہم رہتے ہیں یہ اور بھی زیادہ سنگین ہو سکتا ہے۔ ہم سب خُدا کے حُکموں کو جانتے ہیں لیکن ہر لفظ جو اُس نے فرمایا ہمارے لئے حُکم ہی ہے۔ ہر لفظ جو مسیح یسُوع نے فرمایا وہ بھی حُکم ہے۔ جب خُدا نے بنی اسرائیل کو دس احکام دیئے اُس نے اُن کو وہ حُکم بھی

دیئے جو کلامِ مقدس میں مختلف قوانین کی صورت میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ بڑے حکموں کے مقابلے میں کم اہم نہیں تھے جو اُس نے دیئے۔ ہم احبار کی کتاب 16:19 آیت میں لکھا ہوا دیکھتے ہیں:

''تُو اپنی قوم میں اِدھر اُدھر لُترا پن نہ کرتے پھرنا اور نہ اپنے ہمسایہ کا خون کرنے پر آمادہ ہونا۔ مَیں خُداوند ہوں۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ آگاہی یہ ہے کہ ہم اِدھر اُدھر لُتراپن نہ کرتے پھریں اور نہ لوگوں کو ایسی چیزیں سُنائیں جو ہم دوسروں سے سنتے ہیں کیونکہ یہ نقصان پہنچانے والی چیز ہے۔ سلیمان بادشاہ نے بھی اِس بات پر غور کیا اور اِمثال 20:26 تا 22 آیت میں فرمایا:

''لکڑی نہ ہونے سے آگ بُجھ جاتی ہے
سو جہاں غیبت گو نہیں وہاں جھگڑا موقوف ہو جاتا ہے
جیسے انگاروں پر کوئلے اور آگ پر ایندھن ہے
ویسے ہی جھگڑالو جھگڑا برپا کرنے کے لئے ہے
غیبت گو کی باتیں لذیذ نوالے ہیں
اور وہ خوب ہضم ہو جاتی ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ وہ غیبت گوئی کو بیان کرتا ہے اور غیبت گوئی کیا کرتی ہے کہ اگر یہ مان لیا جائے تو یہ آگ کی مانند ہے جہاں نہ کوئلہ ہے اور نہ لکڑی اور یہ بُجھ جاتی ہے لیکن اگر اِس کو جاری رکھا جائے تو یہ لذیذ نوالوں کی طرح ہے جو خوب ہضم ہو جاتے ہیں۔

ہم اِس کو خُدا کا حکم بھی سمجھ لیتے ہیں یعنی ''تُو خون نہ کرنا''۔ اِسی لئے یسُوع نے بھی جب وہ اِس زمین پر تھا ایسی ہی تعلیم دی۔ اُس نے سکھایا ''اگر تم اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے بُرا بولتے ہو تو تم پر لعنت ہوگی۔'' اگر کوئی اپنے بھائی یا بہن کو پاگل کہے تو وہ گُناہ کرتا ہے۔ جیسے ہم ٹیکنیکل دَور میں رہتے ہیں اَب یہ ممکن نہیں کہ لوگوں کے ساتھ گھل مل جائیں۔ غیبت گو ہونے کے لئے اِدھر اُدھر جانے کی ضرورت نہیں۔ موجودہ ٹیکنالوجی میں فیس بُک اور گوگل اور انٹرنیٹ کی وجہ سے کتنی غیبت گوئی اِن ذرائع ابلاغ عامہ میں ہوتی ہے۔ اِس لئے ہمیں اِنتہائی محتاط ہونے کی ضرورت ہے کیونکہ بے شک ہم اپنے اِلفاظ اِستعمال نہیں کرتے ہم اپنے ذہن کو اِستعمال کرتے ہیں اور ایسی چیزیں ذہنوں کو خراب کرتی ہیں۔ سلیمان بادشاہ کے مطابق ہم لوگوں کا خون کرتے ہیں۔ ہمیں اِنتہائی محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ اتنا محتاط جتنا ہم تاریخ میں کبھی نہیں ہوئے۔ صرف ایک بٹن دبانے سے دوسروں کو بات پہنچائی جا سکتی ہے یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم متفق ہیں اِس سے کہ ہم غیبت گوئی کا گُناہ کرتے ہیں۔

ہم کس طرح دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا ہماری زِندگیوں میں ہماری راہنمائی کرتا ہے؟

ہم کس طرح سے دُنیا کا نُور بن سکتے ہیں؟

جیسے جیسے ہم جدید دَور میں زِندگی گزارتے ہیں کہ خُدا کے حکموں کو جدید دَور کے تقاصوں کے مطابق بنائیں کہ دُنیا میں کیا واقع ہو رہا ہے کیونکہ ہمیں اور زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ کلامِ مقدس ہمیں بتاتا ہے: ''سُننے میں تیز، عمل میں آہستہ اور غُصّہ کرنے میں دھیما۔'' ہمیں کسی چیز کے لئے جلدبازی نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں سوال پوچھنا چاہیے کہ ''یسُوع کیا کرتا اگر وہ اِس چیز کو دیکھتا یا اِن غیبت گوئیوں کو سُنتا۔'' وہ کبھی اُن کو آگے نہ پہنچاتا۔ وہ کبھی عدالت نہ کرتا نہ کسی پر لعنت کرتا۔ وہ تو فضل کرتا اور راست بازی سے فیصلہ کرتا۔ ہمیں اِس فضل کے لئے اُس کا شُکر۔گزار ہونا چاہیے کیونکہ بعض اوقات ہم احساس کئے بغیر مختلف چیزوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ مگر مسیح نے جو کلام پولوس رسول کو دیا اُس سے ہمیں اُمید ملتی ہے۔ جب وہ اُن کے لئے جو کچھ اُس نے کیا تھا غم کرتا تھا، یسُوع نے کہا: ''میرا فضل ہی تیرے لئے کافی ہے۔''

جس وقت ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم نے کوئی ایسی چیز کی ہے جو خُدا کے حکموں کے مطابق نہیں اور ہم خُدا کے ساتھ ملاپ چاہتے ہیں تو پھر مسیح کا فضل اُس چیز کو دُور کر دیتا ہے اور ہمیں ایک اور موقعہ دیتا ہے کہ ہم اُن چیزوں کو پورا کریں جو کلامِ خُدا میں ہیں۔

بہت ساری چیزیں دورِ جدید میں اندر گُھس رہی ہیں لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا نے پہلے سے کیا بتایا ہے تو پھر ہم اُس کا شُکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے اپنی محبت میں ہم کو وقت سے بہت پہلے اِن چیزوں کے متعلق بتا دیا ہے۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پولوس رسول نے بڑی سخت آگاہی دی ہے جس کو ہم بعض اوقات نظرانداز کرتے یا بھول جاتے ہیں اور یہ آگاہی 1- تھسلنیکیوں 22:5 تا 24 آیت میں لکھی ہے:

''ہر قسم کی بدی سے بچے رہو!۔
خُدا جو اِطمینان کا چشمہ ہے آپ ہی تم کو بالکل پاک کرے اور تمہاری رُوح اور جان اور بدن ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں۔ تمہارے بلانے والا سچا ہے۔ وہ ایسا ہی کرے گا۔''

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: رومیوں 14:8 آیت

''اِس لئے کہ جتنے خُدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خُدا کے بیٹے ہیں۔''

ہم نے بالکل ٹھیک پڑھا۔ یہ سب کچھ خُدا اور اُس کی رُوح کے متعلق ہے جو ہمیشہ ہم پر حکومت کرتا ہے اور خُدا کے فرزند بناتا ہے۔ اگرچہ یہ کچھ مُشکل معلوم ہوتا ہے مگر پولوس رسول آزادی کے متعلق بیان کرتا ہے۔
پولوس رسول کے اِس بیان سے روم کے مسیحیوں کا آزادی کے متعلق قانون ٹوٹ گیا۔ جیسے اگلی آیت نمبر15 میں لکھا ہے:

''کیونکہ تم کو غلامی کی رُوح نہیں ملی جس سے پھر ڈر پیدا ہو بلکہ لے پالک
ہونے کی رُوح ملی ہے جس سے ہم ابا یعنی اَے باپ کہہ کر پکارتے ہیں۔''

پولوس رسول نے شادی شدہ عورت کی تمثیل (رومیوں 1:7 آیت) کہ لوگ شریعت کے اُس وقت تک غلام جب تک مسیح اُن کے لئے صلیب پر نہ مُؤا۔ اِس نقطے سے آگے وہ صرف اور صرف مسیح کے ہیں۔ وہ مسیح کے اندر زندگی گزارتے ہیں اور خُدا پر اِیمان کا پھل لاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ خُدا باپ بیٹے اور رُوح القدس پر اِیمان رکھتے ہیں، شریعت ضرورت تھی تا کہ گُناہ کی پہچان ہو۔ (رومیوں 7:7 تا 11) شریعت بھی خُدا نے بنائی تھی۔ اَب پولوس رسول گُناہ کی غلامی سے بچنا چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ شریعت کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔ پھر وہ اِس نتیجے پر پہنچا کہ خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلے سے ہم پہلے ہی آزاد ہو چکے ہیں۔
ہر کوئی آزاد ہونا چاہتا ہے۔ سوچنے کی آزادی، عمل کرنے کی آزادی اور فیصلہ کرنے کی آزادی۔ یہی وہ راستہ ہے کہ ہم خوف اور فکر سے آزاد ہو کر ہی زِندہ رہنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ اِسی کے لئے پولوس رسول کہتا ہے۔

رومیوں 1:8 تا 2 آیت

''پس اَب جو مسیح یسُوع میں ہیں اُن پر سزا کا حُکم نہیں۔ کیونکہ زِندگی کے رُوح
کی شریعت نے مسیح یسُوع میں مجھے گُناہ اور شریعت سے آزاد کر دیا۔''

خُدا کے رُوح کا ایک نیا قانون ہے جسے ہماری زِندگیوں کی راہنمائی کرنا چاہیے۔ خُدا کا رُوح سب لوگوں کو سلامتی اور زِندگی دیتا ہے اگر وہ اُسے قبول کریں۔ خُدا کے رُوح کو قبول کرنا لوگوں کو پُرامن زِندگی دیتا ہے۔ رُوح القدس کو حاصل کر کے ہم خُدا کے فرزند بن جاتے ہیں۔ ہم اُس کی مخلوقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ یسُوع نے نیکدیمس سے کہا:

یوحنا 7:3 آیت:

”تمہیں نئے سِرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔“

خُدا اور لوگوں کے درمیان ایک نیا عہد باندھا گیا جس پر خُدا نے اپنے بیٹے کے ذریعے مُہر کر دی۔ اَب ہمیں پوچھا جاتا ہے کیا آپ بھی بغیر کسی شرط کے اِس عہد پر دستخط کرنے کے لئے راضی ہیں؟ جواب اگر ہاں ہے تو ہم خُدا کے فرزند ہیں اور مسیح کی آزادی میں شامل ہیں۔

پولوس رسول کی یہودیوں کے ساتھ بڑی گرما گرم بحث ہوتی تھی جب وہ کہتا تھا کہ نہ یہودی میراث اور نہ ختنہ کسی کو یہودی بنا سکتا ہے۔

رومیوں 29:2 آیت

”بلکہ یہودی وہی ہے جو باطن میں ہے اور ختنہ وہی ہے جو دِل کا اور رُوحانی ہے نہ کہ لفظی۔ ایسے کی تعریف آدمیوں کی طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی طرف سے ہوتی ہے۔“

اِس کے بعد اُس نے کہا: رومیوں 30:3 آیت:

”کیونکہ ایک ہی خُدا ہے جو کہ مختونوں کو بھی اِیمان سے اور نامختونوں کو بھی اِیمان ہی کے وسیلے سے راست باز ٹھہرائے گا۔“

پولوس رسول کا مشن یہ تھا کہ وہ لوگوں کو شریعت کے جوئے سے چُھڑا کر مسیح کی آزادی میں لائے اور اُن کو قائل کرے کہ اُن کا اِیمان خُدا کی طرف سے اِنعام ہے۔ پولوس رسول کا یہ بھی مشن تھا کہ وہ لوگوں کو آزادی کے لئے بُلائے۔ جو ہر وقت ممکن ہے اگر ہم خُدا کے رُوح پر اعتماد کرتے ہیں۔

اپاسٹل نوربرٹ شیفر

فرانس